THE ALFAZL QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے	عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	اب گیا وقتِ خزاں آئی ہے

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

ایک ایک ہزار کی تحریک

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق ۔۔۔ ۳

مولوی ثناء اللہ کا شغل کذب بیانی ۔۔۔ ۴

جمعیۃ العلماء اور خلاف ورزی قانون
حفاظت گاؤ اور ہندو
آنحضرت صلعم کی جعلی تصویر ۔۔۔ ۵

ایڈیٹر صاحب اتحاد روشنی ڈالیں
کیا مسٹر گاندھی خود کشی کرینگے
ایک لیڈر کی پیروی کی ضرورت
مخالفان عدم تعاون کیلئے خطرہ ۔۔۔ ۶

بیعت کی حقیقت (حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر)

حضرت خلیفۃ المسیح پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا

احمدی تبلیغی وفد مظفر نگر

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۹	مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۵ محرم سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت مسیح موعود کے مکتوبات بطور درس صبح کی نماز کے بعد سنائے جاتے ہیں۔ اور عصر کے بعد بخاری شریف کا درس ہوتا ہے۔

مینیجر صاحب ہائی سکول اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جو طلباء سکول موسمی تعطیلات سے واپسی پر رعایتی کرایہ دے کر آنا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۰ ستمبر تک اپنے نام دفتر ہائی سکول میں بھیجدیں۔ اپنا پورا پتہ اور نام سٹیشن جس سے روانگی ہو۔ ضرور لکھیں ؂

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حرم اول کیلئے دعا

اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں (خلیفۃ المسیح)

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی چار روزہ ڈائری ارسال خدمت ہے۔

۲۳ر اگست کو صبح کے وقت حضور کے پیٹ میں درد کی شکایت رہی۔ مگر آٹھ بجے کے قریب حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہوگئی۔ حضور سیر کو تشریف لے گئے۔ اور مغرب کے قریب واپس لوٹے۔ موضع اسنور اور شنگری کے احمدی احباب نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں سامان رسد بطور دعوت پیش کیا۔ اور حضور نے منظور فرما لیا۔ مورخہ ۲۳ر اگست کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد سلمہا کو بہت تکلیف رہی۔ بعد نماز عصر ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضور کچھ دیر تک مختلف موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ فرمایا۔ حامیان ترک موالات اور سودیشی کے محرک آجکل بڑے زور شور سے تقریریں کر رہے ہیں کہ بدیشی کپڑے جلا ڈالو۔ اس سے کیا فائدہ ہے۔ اگر یہ لوگ کپڑوں کو جلانے کی بجائے سمرنا بھیجدیں۔ تو بہت مفید اور کارآمد ہو ؂

مورخہ ۲۴ر اگست۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور کے نیز سے اہل بیت کو بخار تیز

ہو گیا۔ بعد نماز عصر یہاں کے چند احمدی احباب سے حضور گفتگو فرماتے رہے۔ کسی نے حضور سے کہا کہ پھرن ترک کرنے میں بڑی روکاوٹیں ہیں۔ ایک تو یہاں کے لوگ بہت افلاس زدہ ہیں۔ دوسرے یہ رواج کے بالکل خلاف ہے۔ اسپر حضور نے خوب وضاحت سے بتایا کہ جتنا کپڑا پھرن پر خرچ ہوتا ہے اس سے کم کپڑے میں پردہ دار پاجامہ اور کرتہ بن سکتا ہے۔ اگر کچھ زیادہ بھی خرچ ہو۔ تو دیگر خانگی اخراجات میں سے کاٹ کر عورتوں کو پاجامہ ضرور بنوا کر دینا چاہیئے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ کشمیر کے لوگوں کے لئے ترقی کے بہت اسباب اور ذرائع ہیں۔ مگر یہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے حضور نے حاضرین کو بہت سے قیمتی اور مفید مشورے دئے۔

۲۵۔ اگست کو تمام دن حضور کی طبیعت ٹھیک رہی۔ مگر مغرب کے قریب کچھ حرارت ہو گئی۔ صبح ۷ بجے حضور دو تین گھنٹہ کے لئے سیر کو تشریف لے گئے۔ بعد نماز عصر حضور ایک گھنٹہ تک مختلف موضوع پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا حضرت نبی کریمؐ کے زمانہ میں الگ الگ قبیلے ہوا کرتے تھے۔ اگر کسی قبیلہ کے اکابر اسلام لے آتے۔ تو تمام کا تمام قبیلہ اسلام قبول کر لیتا۔ یہی حال مغربی افریقہ میں ہے۔ وہاں بھی قبائل کا سسٹم رائج ہے۔ اب بھی وہاں ایسا ہی ہوا ہے کہ ایک قبیلہ نے اپنے چند نمایندے جو کہ تعلیم یافتہ تھے۔ بھیجدیئے۔ اور جب انہوں نے خوب سوچ سمجھ کر احمدیت قبول کر لی۔ تو پھر باقی سب نے ان کا ساتھ دیا۔ ہندوستان میں یہ حال نہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ خاوند احمدی ہے۔ اور بیوی نہیں۔

پھر حضور نے فرمایا۔ علوم میں جس قدر ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ اسی قدر مستثنیات بھی زیادہ معلوم ہو رہے ہیں۔ اور قواعد کلیہ ٹوٹتے جاتے ہیں مگر نبیوں کے بارہ میں ہر شخص مخالفین میں سے الگ الگ اپنا معیار صداقت پیش کرتا ہے۔

ایک واقعہ اسپر جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے بیان کیا۔ کہ حیدر آباد میں ایک شیعہ پروفیسر نے کہا۔ کہ پچھلے زمانہ کے نبیوں کو تو جانے دیجئے۔ اس زمانہ میں تو میں اس شخص کو نبی مانوں گا۔ جو بغیر ریل گاڑی اور موٹر کے منٹوں میں ہزاروں میل طے کر جائے۔ اور بغیر موجودہ سائنس کے آلات کے بجلی کو قابو کرے وغیرہ وغیرہ۔

پھر حضور نے فرمایا۔ کہ اس ملک کی اصلاح جب بھی ہوئی۔ دیہات کے ذریعہ ہو گی۔ پنجاب میں عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ شہروں میں جو تعلیم یافتہ لوگ رہتے ہیں۔ انہیں عموماً دیہات کے باشندے ہوتے ہیں۔ مثلاً لاہور کے اسی فیصدی وکلاء دیہات کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے پنجاب کے تعلیم یافتہ لوگ دیہات کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ مگر یہاں کشمیر میں قریباً تمام تعلیم یافتہ لوگ شہروں کے باشندے ہیں۔ اور دیہات کے لوگ تعلیم یافتہ نہیں۔ اسلئے ان کو شہروں کے لوگ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جو شہر اپنے آپ کو ارد گرد کے شہروں سے بڑا سمجھتے ہیں۔ وہ صداقت قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ اس زمانہ میں دہلی اور لکھنؤ کا یہی حال ہے۔ اسی بات کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ کہ اگر کشمیر کے لوگ سب احمدی ہو جائیں تو پھر اس کے ساتھ ملے ہوئے علاقہ لداخ اور تبت وغیرہ بھی بفضلہٖ تعالےٰ جلد احمدیت قبول کر لینگے۔ کیونکہ انہیں تہذیب اور تمدن پایا جاتا ہے اور یہ لوگ نرم دل اور مہمان نواز ہیں وحشی نہیں اب تک ستر اور اسی کے درمیان احباب حضور کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ داخل ہو رہے ہیں انشاءاللہ تمام علاقے کو احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے۔ قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور کی ڈاک آٹھ دس روز کی لیٹ ہو کر اکٹھی ملی ہے اسلئے احباب کو جلد جواب نہیں پہنچ سکے۔ اب انشاءاللہ تم سب کو جواب دئے جائینگے احباب مطلع رہیں۔

خاکسار سید محمود

ایک ایک ہزار کی تحریک

اس تحریک کے متعلق جو خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ انہیں سے پہلا خط صاحب خان صاحب نون افسر مال ملتان کی طرف سے ۳۱۔ اگست کو موصول ہوا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

”آپکا نوازش نامہ مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۲۱ء کل شام ملا۔ میں اپنی مشکلات کا تو لمبا ذکر کرنا مناسب خیال نہیں کرتا۔ ...... انشاءاللہ تعالیٰ ۱۲۔ ستمبر کو رخصت پر گھر جاؤنگا۔ روپیہ مبلغ ایکہزار جو آپنے تحریر فرمایا ہے بھیجدونگا۔ اور اگر زیادہ ہو سکا تو وہ بھی۔ مگر انشاءاللہ تعو ایک ہزار سے کم نہ ہو گا۔ آپ یہ رقم بیشک میرے نام لکھ دیویں۔ بفضلہ تعالیٰ بہت جلد روانہ کر دونگا“

اسکے بعد حاجی پور سے جناب حبیب الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

”واقعی جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے بجا ہے اور سچ یہ ہے کہ تمام احمدی اسی کے لئے ہیں۔ اور اسی کام پر مامور ہیں۔ جو حالات ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ ہماری جانیں اور ہمارا مال خدا کیواسطے ہے۔ یہ اسی نے دیا ہے۔ اور سب کچھ اسی کا ہے۔ بیشک قحط سے عام طور پر زیربار کیا ہوا ہے۔ لیکن جو کام ہو رہا ہے۔ رکا بھی نہیں جا سکتا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا بھی ایمان باللہ کی کمی کا باعث ہو گا۔ جلسہ سالانہ کیواسطے بھی چندہ کی فراہمی جاری ہے۔ میر صاحب نے ایک خاص آدمی فراہمی چندہ کیواسطے کپور تھلہ بھیجا ہے ...... اس کے بعد ۵ ستمبر کو کپور تھلہ جلسہ ہو گا۔ اور قادیان سے وفد آئیگا۔ جلسہ کے مقامی اخراجات کا چندہ اور غالباً وفد نے بھی چندہ وصول کرنا ہو گا۔ یہ اخراجات در پیش ہیں۔ اور انہی ضروریات کیواسطے ہیں۔ جن کے لئے جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ اگر ماسوا اسکے ایک ہزار روپیہ کا مطالبہ ہو تو اسمیں بھی عذر نہیں۔ آپکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کسی خاص آدمیوں کے پاس بھیجا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ جن سے یہ ایکہزار روپیہ لینا چاہتے ہیں۔ انکی مالی حالت اور آمدنی کو مد نظر رکھکر اس روپیہ کو ان پر تقسیم کر کے انکو اطلاع دیدیں کہ یہ رقم تمہارے ذمہ ہے۔ فوراً بھیجدو۔ یقیناً اسکی تعمیل ہو گی مجھے تحریر فرمائیے میں فوراً تعمیل کرونگا“

اسکے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا خط بھی سکندر آباد سے موصول ہوا ہے۔ کچھ مفید مشوروں کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں ”جلسہ سالانہ کی تحریک ہو رہی ہے ... حیدر آباد کے جسقدر حصے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے متعلق

تمام احمدی احباب سے کلیتہً فیصلہ

میں ایک نہایت ضروری گذارش احباب کی خدمت میں کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ دور و نزدیک کے سب احمدی بھائی اسپر نہایت توجہ اور ہمدردی سے غور فرماوینگے۔ میں اس گذارش کے ذریعہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کے اخراجات کا کلیتہً تصفیہ چاہتا ہوں۔ اور یہ گذارش اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کرنیوالی جماعت کے دلوں میں اثر کر گئی۔ تو میں سمجھوں گا کہ جماعت نے اپنا فرض پورا کیا۔ لیکن اگر میری نظر میں اس تحریک کا کوئی نمایاں اثر ظاہر نہ ہوا۔ تو سوائے اس کے کہ میں یہ سمجھوں کہ میرے بیان میں کوئی نقص اور میری نیت و اخلاص میں کوئی خرابی ہے۔ اور کیا تصور کر سکتا ہوں۔ اسلئے اسوجہ سے بھی ہر احمدی بھائی کو اسپر غور کرنا چاہیئے۔ لیکن قبل اس کے کہ میں وہ گذارش پیش کروں۔ اس قدر عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بہت سے لوگ اخبار میں کسی تحریک کو پڑھتے ہیں۔ تو گو ان پر اثر بھی ہوتا ہے۔ اور ان کا دل بھی چاہتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں شریک ہوں مگر چونکہ وہ بالخصوص نام لیکر مخاطب نہیں کئے جاتے اسلئے وہ یہ سمجھ کر کہ آخر یہ کام تو ہو جانا ہے۔ توجہ نہیں کرتے۔ کہ ہم نے توجہ نہ کی تو اور کوئی جماعت اس کام کی طرف توجہ کریگی۔ لیکن ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہر جماعت آپ لوگوں کی طرح یہی خیال کرلے اور دوسروں کے بھروسہ پر امداد سے دستکش ہو جاوے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریکیں کس طرح کامیاب ہو سکتی ہیں؟ نیز دوسروں کی امداد میں شریک ہونے سے آپکو کیا ثواب ملیگا؟ آپ کا فائدہ اور ثواب تو اسی صورت میں ہے کہ آپ خود امداد میں شریک ہوں۔ اسلئے میں بالتصریح عرض کر دیتا ہوں کہ میری اس گذارش کی مخاطب ہر جماعت اور ہر عاقل و بالغ احمدی ہے۔

وہ گذارش یہ ہے کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر سولہ ہزار روپیہ نقد خرچ ہوا تھا جس کے یہ معنے ہیں کہ گرانی اور قحط کے اضافہ کی وجہ سے امسال کم سے کم بیس ہزار روپیہ خرچ ہو۔ لیکن ہر واقف کار کی نظر میں یہ خرچ بہت زیادہ ہے جس جماعت کا یہ مقصد ہے کہ وہ اپنا زیادہ روپیہ اشاعت اسلام اور تبلیغ پر لگا دے۔ اس کا روپیہ کس طرح ہم زیادہ مقدار میں مہمان نوازی پر لگا سکتے ہیں۔ اسلئے ضرور کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیئے۔ کہ جلسہ بھی ہو۔ اور انجمن کے خزانہ پر بھی زیادہ بوجھ نہ ہو۔ اس کے لئے میں نے دو تجویزیں سوچی ہیں ؛

(۱) ایک یہ کہ بجائے نقد روپیہ لینے کے مختلف احباب سے وہ اشیاء لی جاویں۔ جو اشیاء کی صورت میں وہ بآسانی دے سکتے ہیں۔ مثلاً روغن زرد۔ آپ کو اخبار الفضل سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس دفعہ دس من پختہ گھی خرچ ہو گا جو یہاں کے بھاؤ سے ایک ہزار روپیہ کو مہیا ہو سکتا ہے۔ اب اگر ہم لوگوں کو تحریک کرتے کہ گھی کے لئے روپیہ دو۔ تو بہت چیخ و پکار کے بعد شاید ہی ایک ہزار روپیہ جمع ہوتا۔ اور وہ بھی اس طرح کہ اور چندوں پر اثر پڑتا۔ مگر میں نے اس تحریک کو بالکل عام نہیں کیا بلکہ صرف چند آدمیوں سے جو نہری زمینوں والے تھے تحریک کی۔ جنھوں نے بڑی خوشی سے لکھا کہ وہ بیس بیس تار پختہ گھی جلسہ سالانہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ اس طرح پر دس من پختہ گھی فی الفور ہو گیا۔ اب جس زمیندار بھائی نے ۲۰ تار پختہ گھی دیا۔ اس نے قادیان کے بھاؤ کے حساب سے کم از کم پچاس روپے دئے۔ لیکن اگر نقد روپیہ مانگا جاتا۔ تو شاید وہ شخص پانچ روپے دے کر بھی سمجھتا کہ میں نے بہت دیدیا۔ مگر چیز دیکر اس کو کوئی گرانی محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ چیز اس کے پاس موجود تھی ؛

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر شخص یا جماعت یہ چیزوں میں سے ایک ایک چیز اپنے ذمہ لے لے۔ پھر خواہ وہ چیز ہم کو بھیجدے۔ خواہ اس کی رقم۔ تاکہ ہم اس کی طرف سے خرید لیں۔ مثلاً جماعت کپور تھلہ نے جلسہ میں جس قدر مٹی کا تیل خرچ ہو گا۔ وہ مہیا فرمایا ہے اور ۲۵ پیپے ان کی طرف سے موصول ہو چکے ہیں۔ اس تجویز کا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ بھی ایک دینی اور روحانی خوشی ہے۔ کہ فلاں نیک کام میں فلاں قسم کا تمام یا اکثر خرچ ہماری طرف سے ہوا ہے۔ اور اس کا تمام ثواب خدا نے ہم کو لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پرزور تحریک فرمائی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر کہا کہ مطلوبہ سواری کے اونٹوں میں سے دو ہزار اونٹ مع کجاوہ و دیگر سامان میں دونگا اور مطلوبہ اشرفیوں میں سے اسقدر اشرفیاں یہ حاضر ہیں۔ تو ان کی اشرفیوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دامن بھر لیا۔ اور فرمایا کہ اب عثمان رضؓ کو اس کی کوئی غلطی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی اب وہ اس درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ کہ کوئی غلطی اگر سرزد بھی ہوگی تو خدا معاف فرما دیگا۔ سبحان اللہ۔ اسی طرح ایک جگہ لوگوں کے لئے ایک کنوئیں کی اشد ضرورت تھی۔ اور اس جگہ کنواں لگوانا بہت روپیہ چاہتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حفر بئر ارومۃ اضمن لہ الجنۃ۔ یعنی جس نے ارومہ کنواں کھدوایا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ حضرت عثمان رضؓ نے عرض کیا۔ میں کھدواؤں گا۔ چنانچہ سارا خرچ اسپر حضرت عثمان کا ہوا۔ اسی طرح اب بھی جنت تک پہنچنے کی ہمارے لئے راہیں کھلی ہیں گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اسوقت کوئی مجاز نہیں کہ وہ کسی ثواب کا ذمہ لے ؛

ان دو تجویزوں کو مکمل کرنے کے لئے میں ذیل میں دو فہرستیں درج کرتا ہوں۔ ایک تو ان اشیاء کی جو لوگوں نے پوری پوری یا اکثر حصہ ان کا اپنے ذمہ لی ہیں۔ دوسری فہرست ان اشیاء کی

جن کے متعلق میری خواہش ہے کہ ہمارے احباب یا جماعتیں ان کو پڑھ کر اپنی مالی حیثیت کے مطابق کسی ایک چیز یا زیادہ چیزوں کا انتخاب کر کے بواپسی ڈاک مجھے مطلع فرما دیں کہ وہ فلاں چیز یا چیزیں جلسہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ اس صورت میں اگر ایک ہی چیز کو کئی جماعتیں منتخب کرلینگی تو بذریعہ خط وکتابت میں انشاء اللہ تعالیٰ مناسب تصفیہ کر دوں گا۔ اس کا کوئی اندیشہ نہ کریں ؛

بالآخر میں امید واثق رکھتا ہوں کہ ہر احمدی بھائی اور ہر احمدی جماعت کا یہی تصور ہو گا۔ کہ ہم ہی اس تحریک کے مخاطب ہیں۔ اور سلسلہ کی تمام تر ذمہ داری ہمیں پر ہے۔ تب ہی ہم کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آخرت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منہ دکھانے کے قابل ہوں۔ آمین ثم آمین

مگر یہ ضروری ہو گا کہ اس امداد کا اثر دوسرے چندوں پر نہ ڈالا جائے۔ والسلام

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ - قادیان

فہرست نمبر ۱

نام شے	مقدار	مقدار یا قیمت جو کسی نے اپنے ذمہ لی ہے	ذمہ لینے والے	باقی
دال نخود	۱۲ من پختہ	۱۲ من پختہ	دکانداران قادیان	کچھ باقی نہیں
مٹی کا تیل	۲۵ پیپہ	۲۵ پیپہ	جماعت کپور تھلہ	؍؍
شلجم	ما ۱۵۰	ما ۱۵۰	حضرت نواب محمد علیخاں صاحب	؍؍
نمک	۱۴ من	۱۴ من	چک پنیار	؍؍
روغن زرد	۱۰ من	۱۰ من	مختلف زمیندار احباب	؍؍
لکڑی	۲ ہزار من	ایک ہزار من	ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کوہاٹ	ہزار من
مٹی کے پیالے	۷ ہزار	۷ ہزار	کمہاران قادیان	۰
پیاز	۱۰ من	۱۰ من	جماعت بھیرو چیچی	۰
لہسن	۲ من	۲ من	؍؍	۰
ہلدی	۲ من	۱ من	عبد اللہ دکاندار قادیان	۱ من

فہرست نمبر ۲

نام شے	مقدار یا تعداد یا وزن شے	اندازہ رقم
دھنیا	۲ من	عسہ ۳۲
لکڑی	ہزار من	اعـ ۱۰۰۰ ؍؍
پاتھیاں	۶ گڈے	للعہ ۳۰
دال مسور	۳ من	للعہ ۳۰
ہلدی	۱ من	عہ
گرم مصالحہ	۰	صہ
گوشت	۱۰۰ من	اعـ ؍؍
کپڑا کھدر	۵۰ گز	عہ
تنور	۲۰ عدد	صہ ۵۰
تندوروں کے سرپوش آہنی	۲۰ عدد	للعہ ۴۰
گھڑے مٹی کے	۴۰۰ عدد	مار
لوٹے مٹی کے	۱۰۰۰	۳۵
آبخورے مٹی کے	۱۲۰۰	۲۴
دستر خوان	۴۰۰ گز	مار
ہری کین	۵۰ عدد	ماعہ ۱۷۵
فینائل	۴ بکس	عہ
آلو	۵۰ من	ماصہ ۲۵۰
روٹیاں ڈھانکنے کی چادریں	۲۰ عدد	۶۰
ادرک	۴ من	۶۰
روف لمپ	۲۰ عدد	مار
چمنیاں ہری کین	۱۰۰ عدد	۷۵
چمنیاں روف لمپ	۴۰ عدد	۱۵
چمنیاں دیوار گیر ہر قسم	۲۰۰ عدد	۶۰
کاغذ سفید	چار رم	

احباب کو چاہئے کہ جہاں تک جلد ہو سکے ان اشیاء کو بہم پہنچانے کی کوشش کریں اور بہت جلدی اطلاع دیں کیونکہ جلسہ کے آنے میں تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے اور کام ابھی بہت زیادہ باقی ہے ؛

مولوی ثناء اللہ کا شغل کذب بیانی

مولوی ثناء اللہ کو ہمارے متعلق جھوٹ بولنے اور جھوٹ پھیلانے کی ایسی عادت ہو گئی ہے کہ آئے دن شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر جھوٹی باتیں شایع کرنا اس نے اپنا شغل بنالیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق لکھا تھا کہ قادیان اور گرد ونواح کے آنریری ڈپٹی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب اس کا ثبوت مانگا گیا تو باوجود یہ لکھنے کے کہ معتبر ذریعہ سے اسے یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ اس نے کوئی ثبوت نہ دیا۔ اور جب بات ہی بالکل جھوٹ اور لغو تھی تو ثبوت کہاں سے لاتا اور پیش کرتا۔

اب اس نے ایک اور غلط بیانی کی ہے اور اس کے متعلق بھی لکھا ہے کہ "معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے"۔ چنانچہ ۲۶ اگست کے پرچہ میں لکھا ہے:-

"قادیانی مرزائیوں میں بعض تیز مزاج ایسے بھی ہیں جو مخالفین مرزا پر دست درازی کر گذرتے ہیں۔ چنانچہ قاضی عنایت اللہ پر حملہ ہوا۔ اور اب میاں مہر دین پر ایک پٹھان نے حملہ کیا جس پر ارکان احمدیہ نے معافی طلب کی"۔

قاضی عنایت اللہ پر کب حملہ ہوا کس نے کیا اور کیا نقصان پہنچا اسکے متعلق چونکہ کچھ نہیں بتایا گیا۔ اسلئے ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ البتہ مہر دین آتشباز کے متعلق جو غلط بیانی کی گئی ہے۔ اسکی حقیقت بتاتے ہیں۔

بات صرف اتنی ہوئی کہ مہر دین ایک دو اشخاص سے گفتگو کرتے ہوئے ایک دفتر میں جا بیٹھا اور میز پر بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ جانے لگا تو ایک شخص نے جس سے آتشباز مذکور کی پہلے بھی مذہبی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اور جو چھوٹے بچوں کو پڑھاتا ہے۔ اپنی پہلی واقفیت اور بے تکلفی کی بنا پر اُسے بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور ہاتھ پکڑ کر بٹھانا چاہا کہ گفتگو جاری رکھیں۔ لیکن آتشباز نے جانے پر اصرار کیا اور چلا گیا۔ البتہ ہاتھ کھچنے پر اس کا کرتہ جو نہایت ادنیٰ درجہ کی ململ کا تھا۔ ایک جگہ سے پھٹ گیا۔ اسکی شکایت اس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے جا کر کی۔ اور ان کے سامنے اقرار کیا کہ مجھ سے کوئی سختی نہیں کی گئی۔ نہ کسی نے گالی دی ہے۔ اور نہ میں نے کسی کو گالی دی ہے لیکن مجھ سے اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔ آپ ہماری مالک ہیں آپ ہی کے پاس میری شکایت ہے۔ آپ اس شخص کو تنبیہ کریں حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا دفتر امور عامہ میں جا کر شکایت کرو اور اپنی طرف سے رقعہ لکھ دیا

اسپر ناظر صاحب امور عامہ نے مہردین کے یہ کہنے پر کہ آپ جو فیصلہ کرینگے مجھے منظور ہوگا۔ فریقین اور دوسرے اصحاب کو جو اس جگہ موجود تھے۔ بلا کر دریافت کیا۔ اور تمام حالات سن کر فیصلہ کیا۔ کہ جب یہ شخص جانا چاہتا تھا تو اسے روکنا نہیں چاہیئے تھا۔ اس بات کو چونکہ اس نے ناپسند کیا ہے۔ اسلئے بٹھانے کے لئے کہنے والے کو اس سے معافی مانگ لینی چاہیئے۔ تاکہ کسی کے دل میں کوئی رنجش نہ رہے۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ اگر میری اس بات سے اسکے دل میں کچھ رنجش پیدا ہو گئی ہے۔ تو میں معافی مانگتا ہوں۔

یہ ہے اصل واقعہ جسکے متعلق اہلحدیث نے لکھا ہے۔ کہ ارکان احمدیہ نے معافی مانگی حالانکہ کسی رکن کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اگر یہاں مخالفین کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا۔ جیسا کہ اہلحدیث نے لکھا ہے۔ تو آتشباز مذکور کو ہمارے دفتر میں آنے اور میز پر بیٹھکر گفتگو کرنے کی جرأت ہی کیونکر ہوتی۔

مولوی ثناء اللہ کو چاہیئے۔ کہ ہمارے متعلق کوئی خبر شائع کرتے ہوئے اس کی اصلیت معلوم کر لیا کرے۔ اور جھوٹ اور کذب سے کام نہ لیا کرے۔ تا اسے بعد میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

جمیعۃ العلما اور خلاف ورزی قانون

پراونشل خلافت کمیٹی کیطرف سے ۲۴ راگست کو دہلی میں زیر صدارت مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے علماء کے فتوے کی ضبطی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قانون کی خلاف ورزی کا وقت قریب آرہا ہے۔ جس کے لئے بالکل تیار رہنا چاہیئے۔ اور ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا گیا۔ کہ حاضرین جلسہ جس میں کئی ایک "علماء" بھی موجود تھے۔ جمیعۃ العلماء سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی ہدایت جاری کرے۔ جس کا مطلب یہ ہو۔ کہ اس حکم کی خلاف ورزی کی جائے۔

خلاف ورزی قانون کا ریزولیوشن اگر سیاسی لوگوں کی طرف سے پیش ہو۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ کہ وہ اپنے جذبات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے طریق عمل کو جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن علماء کی طرف سے اسکی تحریک ہونا تعجب انگیز ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نہ صرف خود اسلام کی تعلیم پر چلنے کے دعویدار ہیں۔ بلکہ دوسروں کی مذہبی معاملات میں راہ نمائی کرنے کے مدعی ہیں۔ اور اسلام حکومت کی فرمانبرداری کا بڑے زور سے حکم دیتا۔ اور خلاف ورزی قانون یعنی بغاوت کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ایک طرف اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف بغی سے منع کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک فرما چکے ہیں۔ کہ اگر تم پر ایک بدوضع حبشی حاکم ہو۔ تو اس کے احکام کی بھی اطاعت کرو۔ اس صورت میں "علماء" کے خلاف ورزی قانون کی تیاری کرنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کی پیروی کے مقابلہ میں احکام اسلام کو پس پشت ڈال دینا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر علماء کی طرف سے خلاف ورزی قانون کا گورنمنٹ کو ڈراوا ہی ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل کئی ایک ڈراوے دئے جا چکے ہیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اگر اس پر عمل کیا گیا۔ تو بیچارے عوام پس جائیں گے۔

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔ تا وہ اس قسم کے افعال سے باز رہیں۔ جو فائدہ کی بجائے نقصان کا موجب ہوں۔

حفاظت گاؤ اور ہندو

آل انڈیا ہندو کانفرنس کا خاص اجلاس جو حال میں زیر صدارت پنڈت مالوی صاحب بندرابن میں منعقد ہوا۔ اس میں حفاظت گاؤ کے متعلق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ "ہر ایک ہندو کا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ ایک ایسی گورنمنٹ سے قطع تعلق کرے جس کے ہاتھ سے گئو ماتا اسطرح تباہ کی جا رہی ہے۔ تاکہ گورنمنٹ مجبور ہو" (بندے ماترم ۲ ستمبر)

ان الفاظ سے جہاں یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندو گاؤ کے متعلق کیا کچھ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ہندوستانیوں کو ہوم رول مل گیا اس وقت بھی ہندوؤں کا "یہ مذہبی فرض" ہوگا یا نہیں۔ اگر ہوگا۔ اور موجودہ وقت سے زیادہ اس کا احساس ہوگا (کیونکہ اب ہندوؤں کو وہ اختیارات حاصل نہیں۔ جو اسوقت ہو جائینگے) تو گائے کا گوشت استعمال کرنے کی وجہ سے مسلمان کس سلوک کے مستحق ہوں گے۔ کیا انھیں بھی اسکے ترک کرنے پر مجبور کیا جائیگا۔

اس وقت جبکہ یہ بات "مذہبی فرض" بتائی جاتی ہے کوئی وجہ نہیں ہوم رول ملنے پر مذہبی فرض نہ رہے۔ اور اسکی بنا پر مسلمانوں کے ایک مذہبی معاملہ میں دست اندازی نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اس وقت جبکہ ابھی موقع ہے۔ اس قسم کی باتوں پر توجہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آنحضرتؐ کی جعلی تصویر

ہمعصر مدینہ۔ ۲۱ راگست ایک نامہ نگار (ہزاری باغ) کا حسب ذیل بیان شائع کرتا ہے۔

"بابو جی بی شکلا ۴۹ کوٹن اسٹریٹ کلکتہ نے ایک مجموعہ فوٹوؤں کا اس قسم کا تیار کیا ہے جس میں علاوہ مسٹر گاندھی وغیرہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرور دو عالم رسول عربی کا بھی نقشہ موجود ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت فوٹو نہ تھا اسلئے آپ کی تصویر دنیا میں موجود نہیں۔ جو شخص اپنے تخیل سے حضور سرور کائنات کی تصویر بناتا ہے۔ وہ بہت بڑی جعل سازی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔ بہتر ہو۔ کہ اس تصویر کی فروخت اور اشاعت خود بند کر دی جائے۔ ورنہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ فرضی تصویر بنانے والے کی شرارت کسی فساد کا موجب نہ ہو۔

ایڈیٹر صاحب اتحاد روشنی ڈالیں

اخبار اتحاد مورخہ ۲۸ راگست میں حسب ذیل سطور شائع ہوئی ہیں۔ کہ

"سنا ہے کہ ۲۹ راگست کی شام کو ۷ بجے کے قریب ایک سرکردہ قادیانی بزرگ نے مسجد شیخ خیر الدین مرحوم ہال بازار امرت سر میں آکر ناک سے ۴۰ لکیریں نکالیں"

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اگر محض بازاری گپ اور جھوٹ نہیں۔ بلکہ ایڈیٹر صاحب اتحاد کو معتبر ذریعہ سے اس کا علم ہوا ہے تو مہربانی کر کے حسب ذیل امور پر روشنی ڈالیں۔

اول۔ "قادیانی بزرگ" نے کیوں لکیریں نکالیں۔

دوم۔ کن لوگوں نے نکلوائیں۔ اور کون کون اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ نام مع مفصل پتہ کے بتائے جائیں

سوم۔ کس قصور یا جرم یا وجہ سے اور کیوں ایسا کیا گیا۔ کیا غیر دین کی مسجد میں جانے والوں سے اس قسم کی کوئی عبادت کرائی جاتی ہے۔

چونکہ مسجد میں ناک سے لکیریں نکالنا ایسا فعل ہے جو ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ اسلئے دریافت کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

کیا مسٹر گاندھی خودکشی کرینگے

۱۳ راگست لاہور کے ایک پولیٹیکل جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سٹوکس نے مسٹر گاندھی کا یہ قول بیان کیا کہ

"اگر دسمبر تک سوراجیہ نہ ملا تو میں زندہ رہنا نہیں چاہتا" (پرتاپ ۱۸ راگست)

فرض کیجئے دسمبر کا مہینہ بھی اسی طرح گذر گیا جس طرح اکثر حامیان ترک موالات کو امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے تو کیا مسٹر گاندھی اپنی زندگی کے رشتہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دینگے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو وہ اپنی ناکامی اور نامرادی پر خود مہر لگا جائینگے۔ اور اپنے پسماندوں کو ماتم کرنے کے لئے پیچھے چھوڑ جائینگے۔ لیکن اگر بقول لالہ لاجپت رائے اسکا یہ مطلب ہے کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کر کے جیل میں چلے جائینگے۔ اور وہاں بوجہ جسمانی کمزوری کے اپنی زندگی کو ختم کر دیں گے۔ تو یہ بھی ان کیلئے کوئی قابل تعریف بات نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ قانونی خلاف ورزی کے حق میں نہیں ہیں۔

جان دے دینے کی دھمکیاں ممکن ہے ان لوگوں پر کچھ اثر کرتی ہوں۔ جو اپنی تمام امیدوں کا انحصار مسٹر گاندھی پر رکھتے ہیں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہونا چاہئے۔ جن کے مذہب میں خودکشی سخت گناہ اور ناامیدی کفر ہے۔

ایک لیڈر کی پیروی کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب پیغام صلح میں ہندوؤں کو صلح کی دعوت دی۔ تو اپنی جماعت کو ذمہ وار قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کے متعلق لکھا۔ کہ چونکہ وہ پراگندہ طبع ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت لیڈر کے ماتحت نہیں اس لئے وہ کسی قومی ذمہ واری کے کام کو نہیں اٹھا سکتے۔ اور احمدی جماعت چونکہ ایک منتظم جماعت اور ایک واجب الاطاعت لیڈر کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ قومی معاہدہ کیا جاسکتا ہے جس کا ذمہ دار احمدی جماعت کا پیشوا ہوگا۔ یہ بات اس وقت کہی گئی۔ جب کسی ایک شخص کے ماتحت ہونا آزادی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ اور پھر ایسی حالت ہوئی۔ کہ اور تو اور خود بعض بدقسمت لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کی جماعت میں ہو کر اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ کوئی ایک شخص جماعت کا قائم ہو سکتا ہے۔ مگر اب دنیا نے تجربہ کے بعد دیکھ لیا کہ جب تک ایک ایسا لیڈر نہ ہو جسکی آواز کو سب آوازوں پر تفوق ہو۔ اس وقت تک کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مسلمانوں اور ہندوؤں میں یہ ہوا زور سے چل رہی ہے کہ ایک لیڈر بنائے بغیر چارہ نہیں۔

۱۳ راگست کو لاہور میں ایک پولیٹیکل جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے۔ حامی عدم تعاون مسٹر سٹوکس امریکن نے کہا۔

"اس وقت بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ الگ الگ خیالات کو چھوڑ کر ایک شخص کی پیروی کیجائے" (پرتاپ ۱۸ راگست)

ہم کہتے ہیں۔ یہ اصل بالکل درست اور نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ مذہبی دنیا میں آدم سے لیکر اس وقت تک کی جس قدر مثالیں ہمیں مل سکتی ہیں۔ ان سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہبی جماعتوں کا لیڈر ہمیشہ ایک ہی شخص رہا ہے۔ نہ کہ کوئی انجمن یا جماعت یا کمیٹی مذہبی امور میں کسی انجمن کی حکومت کو پسند کرنے والے لوگ دیکھیں کہ اب سیاست میں بھی ایک ہی لیڈر کی پیروی کی ضرورت بتائی جارہی ہے۔ کیا وہ اپنی غلطی کو محسوس کرینگے۔

مخالفان عدم تعاون کے لئے خطرہ

"یہ ملک ہمارا ہے اور آخر ایک نہ ایک دن اس کی حکومت ہمارے ہاتھ میں آنی ہے۔ جو جماعتیں اس وقت اپنے آپ کو دیگر اہل قوم سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور انگریزوں کی خدمات کے بھروسہ پر اپنی طاقت و انفلوانیس (اثر) کی ڈینگیں مارتی ہیں۔ ان کو اس وقت گھاٹا رہیگا۔ اور ان کی پوزیشن نازک ہو جائیگی" (بندے ماترم ۱۴ راگست ص۲)

یہ الفاظ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے اس مضمون میں تحریر فرمائے ہیں۔ جو انہوں نے "سکھوں کے سامنے خطرات" اور "خالصہ بھائیوں سے اپیل" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ابھی جبکہ تارکان موالات کو کچھ حاصل ہی نہیں ہوا۔ قلیل التعداد اقوام کو ان کی یہ دھمکیاں بتاتی ہیں۔ کہ جب انہیں کچھ مل گیا تو وہ کیا کرینگے۔ اس [illegible] میں ان لوگوں کا خیال بالکل درست معلوم ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ سوراج ملا تو مسلمانوں کا وجود ہندوستان سے اسی طرح ناپید ہو جائیگا جس طرح سپین میں آج عنقا ہے۔ کیا مسلمانوں کے لئے یہ خطرہ کی بات نہیں ہے جن کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں قلیل ہے۔ اور جو کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ دولت اور ثروت ہندوؤں سے بہت پیچھے ہیں۔ اگر کسی ایسا

احمدی تبلیغی وفد مظفرنگر میں

سہارنپور اور دیوبند سے فارغ ہوکر ہمارا وفد مظفرنگر پہنچا۔ چونکہ اس دن بارش رہی اس لئے کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ البتہ دوسرے دن اشتہار تقسیم کئے گئے۔ کہ رات کے وقت ۸½ بجے سے ۱۲ بجے تک وفات مسیح ناصری اور صداقت مسیح موعود اور اسلام و عیسائیت پر تقریریں ہونگی۔

رات کو جب کارروائی شروع ہونے لگی۔ تو جناب شاہ صاحب کے صدر جلسہ ہونے پر آریوں اور دیگر مسلمان حامیان خلافت نے شور ڈالدیا کہ چونکہ یہ جلسہ عام ہے۔ لہذا بمشورہ پبلک صدر مقرر ہونا چاہیئے اسپر شیخ عبدالخالق صاحب نے شاہ صاحب کی صدارت کی تحریک کی جسکی جماعت کے لوگوں نے تائید کی۔ آریوں نے ایک اور شخص کو پیش کرتے ہوئے شور ڈالا پولیس نے ان لوگوں کو منتشر کردیا۔ بعد میں خاکسار نے وفات مسیح پر مولانا راجیکی نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی اور جناب شاہ صاحب نے سورۂ فاتحہ کے نکات بیان فرمائے۔ لیکچر کامیابی سے ہوئے۔

(عاجز محمد ابراہیم بقاپوری)

روغن زرد کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۲۱ء میں روغن زرد میں امداد دینے والوں کے وعدے شائع کرچکا ہوں اب وہ وعدے لکھتا ہوں جو ۲۹ تک موصول ہوچکے ہیں

نام معطی	مقدار گھی
جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲۰ سیر پختہ
جماعت چک ۱۳۱ جھنگ برانچ	۲۰ "
جماعت چک ۵ اکاڑہ	۲۰ "
جماعت چک ۱۷ جنوبی	۳۰ "
جماعت چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۲۰ "
چوہدری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	۲۰ "
محمد یوسف روشن الدین زرگر منڈی چیری ضلع لائلپور	۲۰ "
میزان فہرست ہذا	۳½ من پختہ
سابقہ وعدے	۵ من پندرہ سیر
کل میزان	۸ من ۲۵ سیر

(دارالشفا محمد اسحٰق)

استہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس ارمجین۔ مختلف قسم کے سادہ الارم دار چوڑیاں۔ چرمی و مخملی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ باکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کے ساتھ خاص رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولیے دریاں گبرون۔ اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ دی پی۔

المشتہر

ماسٹر قمرالدین شیخ نورالٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدھیانہ

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات نورالدین صاحب جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر

چٹھی مسیح:۔ مولویانڈی چٹھی مسیح ابن مریم دل لاتے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی قیمت ۱ر

دلائل محققہ برمسائل حقہ:۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصان اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر دو کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی وغیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۱ر

لغات القرآن:۔ جسمیں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

جرمن

کے مشہور و معروف کارخانہ کی گرز مشین سلائی جسکا کارخانہ ۱۸۶۲ء سے جاری ہے اور چالیس سال کے عرصہ میں تیس لاکھ سے زیادہ مشین بناکر تمام دنیا میں فروخت کرچکا ہے جیسکے مقبول عام ہونیکا یہی کافی ثبوت ہے۔ ایام جنگ سے پہلے اس کارخانہ نے اپنا خاص انجینیر ہندوستان میں بھیجا جس نے تمام مشینوں کو ملاحظہ کرکے ان کے مقابلہ کیواسطے ایک اعلیٰ مشین طیار کرکر بھیجی ہے جو تیز رفتاری خوبصورتی اور پائیداری میں نہایت عمدہ ہے جسکی چال ڈرکوب کی مانند ہے جواب طلب امور کیلئے۔ ر کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ نورالدین شیر محمد تاجران قادیان

بنارسی تحفے

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں جامے۔ کمخواب تھان۔ کالنسی۔ سلک موزے۔ سلک گوشہ تکیے۔ بیتری بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایکبار آزمائش کی ضرورت ہے فہرست کارخانہ طلب فرمایئے۔

اور آرڈر کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

قادیان سے باہر والوں کے لئے میعاد بڑھا دی گئی ہے

جو صاحب ہم سے بیع لسلم کرنا چاہیں۔ وہ ۱۵ ستمبر تک پانچ روپیہ فی ہزار پیشگی دے کر کرلیں۔ اینٹ پختہ درجہ اول سائز ۹ × ۴½ × ۲¾ ۱۷ر ہزار ۱۵ر جنوری ۱۹۲۲ء کو دینگے۔ جس میں دس فیصدی درجہ دوم ہوگی۔

ملک محمد افضل عبدالحمید ٹھیکیداران بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

یا اللہ خیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند گکروں کے لئے - اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں - آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو - نظر بڑھانے کے لئے نہایت مفید ہے - اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عمر - اصلی ممیرا جسکی قیمت ۱۰ روپیہ فی تولہ ہے ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کیطرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہوں تو ان کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے - ترکیب استعمال - صبح شام دو وقت سلائی ڈالا کریں ۱۰ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کرا لیں -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضا - دافع وجع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقا و دردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت قسم اول عہ قسم دویم عہ فی تولہ -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید ماشی - ریشمی - سادہ - سوتی - سلسری - مانے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر محمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

یا الٰہی فضل تیرا

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم گکروں کو زائل کرتا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا - اور چہروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے - خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے - آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کیوجہ سے نہ کھلتی ہوں - یا گرمی کی وجہ سے اُبل گئی ہوں یا گل گئی ہوں - یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں - یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو - یا گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں - اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو - یا دھند اور غبار (بوجہ گکروں کے) چھایا رہتا ہو - یا شب کوری ہو - تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے - اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں - شیر خوار بچے سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے - کیونکہ نباتات سے مرکب ہے - اس کے اجزاء لطیف اور نایاب ہیں - اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے - اور وہ بھی قلیل مقدار میں - کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا - اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں اور کہ اشتہاری دواؤں سے اسیطرح نفرت ہے - جس طرح مسلمان کو خنزیر سے - کثیر مال صرف کیا کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا - مگر بے سود - لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے پچیس ۲۵ روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے - جن کے سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں - اگر کسی کو شک و شبہ ہو - تو سند رجہ ذیل معززین سے دریافت کر سکتے ہیں -

۱ - ارباب محمد عباس خانصاحب - بی اے - سلنڈی نائب صاحب پشاور (غیر احمدی)

۲ - لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر گجرات

۳ - خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ انسداد جرائم پیشہ لاہور - پنجاب (غیر احمدی)

۴ - چوہدری جلال خانصاحب نائب تحصیلدار تحصیل سرگودہ " "

۵ - شیخ چراغ الدین صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر گجرات (غیر احمدی)

۶ - خان شاہ نواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات " "

۷ - پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات (غیر احمدی)

۸ - میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخپور گجرات (احمدی)

۹ - منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس پیلی بھیت محلہ داصل یو - پی - (احمدی)

۱۰ - مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور (ریڈر صاحب بہادر پولیس) (احمدی)

۱۱ - بابو غلام محمد صاحب ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر آفس پشاور (احمدی)

۱۲ - بابو محمد عالم صاحب رجسٹل اکونٹنٹ سیکنڈ دسٹ یارک جمنٹ پشاور (احمدی)

۱۳ - منشی عبد اللہ خانصاحب دفتر قانون گوئی تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخاں - (احمدی)

۱۴ - مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل جاٹی ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۵ - مستری حاجی محمد صدیق صاحب وانسر ٹیکل لوج دہلی (احمدی)

۱۶ - مستری مہر اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن بہرارود محکمہ انجیئرنگ ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمدی)

۱۷ - بابو اللہ دتا صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی داروونی براستہ بنوں (احمدی)

۱۸ - منشی کرم الٰہی صاحب پٹواری ماڈی بھنڈران ضلع گوجرانوالہ (احمدی)

ان کے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں - پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اس پر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے - ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں کہ حلفیہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے - اب تریاق چشم صرف ۱۰۰ درخواست کیلئے رہ گیا ہے - قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گوہی شاہ دولہ صاحب گوجرات پنجاب -

بیعت کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر

۱۷ اگست بمقام ریخ بہاڑ چند اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی۔ اور بیعت کے بعد حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

بیعت کے معنے بیچنے کے ہیں۔ جب مومن بیعت کرتا ہے۔ تو اپنی جان۔ مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم تحقیق وہ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ در اصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔ اسلئے بیعت کے وقت وہ رسول سے نہیں۔ بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے کہ اب میں نے اپنی جان کو بیچ دیا۔ ان انعاموں کے بدلے جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں۔ یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔ جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں زیادہ دام اسکو مل جائیں۔ تو ایسے سودے کو کبھی واپس کرنا نہیں چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے۔ تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور کوئی عقلمند بھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہ کریگا۔ انسان کی جان یوں بھی تو بے حد خطرات میں ہے۔ بیعت کے وقت وہ اسکو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ہیں۔ جو بیعت جیسے مفید سودے کی پروا نہیں کرتے۔ اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے۔ اور پھر بے پروا ہو جاتا ہے اور اس سودے کے متعلقہ معاہدات کی پروا نہیں کرتا۔ گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے۔ اور جو بیعت کو واپس کرتا ہے۔ وہ جنت کو واپس کرتا ہے بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے۔ جان اس کی اس کے پاس رہتی ہے۔ وہ اپنی روزی کماتا اور اپنے بال بچے میں خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی دکان سے برتن خریدے۔ اور دام دینے کے بعد وہ برتن دکاندار کے ہی سپرد کر دے کہ تم ہی اپنے پاس رکھو۔ اور استعمال کرو۔ کبھی ضرورت کے وقت اس سے مانگ لے۔ اب اگر وہ برتن دینے سے انکار کرے۔ تو کیا وہ داموں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بوجھ کر ناقص کپڑا فروخت کیا۔ جب وہ لیکر چلا گیا۔ تو اسکو خیال ہوا کہ اس تھان میں سوراخ تھا۔ اس کا دل ڈرا۔ اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا۔ اور کہا کہ میاں ذرا ٹھہرو جو کپڑا تم نے خرید کیا ہے۔ اسمیں سوراخ ہیں۔ اس نے جواب دیا کوئی ہرج نہیں میرے روپے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے اسکو کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنیوالے کا حال ہے۔ اگر وہ جان مال سے گریز کرتا ہے۔ تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ سچے داموں کا مستحق تبھی ہے کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنائے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے۔ تو دام بھی کھوٹے ملینگے۔ جو دوزخ ہے ٭

اسبات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت کرنے کے بعد بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اس سے ہوگا جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان۔ مال۔ بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی۔ کہ جس نے صحابہ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انھوں نے بیعت کی۔ اور انجام تک نبھایا۔ ایک صحابی تھے۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر رہیں۔ اور میں آگے بھی لڑوں اور پیچھے بھی۔ اور دائیں بھی اور بائیں بھی۔ گویا اس کا دل برداشت نہیں کرتا تھا کہ آپ کے کوئی کانٹا بھی چبھے۔ اور ایک صحابی کا ذکر ہے۔ کہ ایک جنگ میں ایک دشمن (جو پہلے کئی ایک صحابہ کو شہید کر چکا تھا) کے مقابلہ پر نکلے۔ اور پھر جلد ہی واپس لوٹ آئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں۔ جواب دیا کہ نہیں موت سے نہیں ڈرتا بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج اتفاقاً میرے بدن پر دو زرہیں تھیں۔ مجھے خیال ہوا کہ دو زرہوں کا پہننا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ گویا میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اسلئے میں واپس لوٹ کر دونوں زرہیں اتار کر چلا ہوں۔ چنانچہ آپ گئے اور کافر کو قتل کر ڈالا۔ ایک اور صحابی تھے۔ ایک جنگ میں رسول کریم کیلئے رکھ ہو کر اور دشمن کی طرف سے تیر پر تیر برس رہے تھے۔ وہ صحابی آپ کے سامنے اوٹ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے بہت سے تیر لگے۔ مگر بڑے استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ اور سی تک نہ کرتے تھے۔ جنگ کے خاتمہ پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو درد ہوتا تھا۔ جواب دیا۔ کہ درد تو ہوتا تھا۔ مگر مجھے خیال یہ تھا۔ کہ اگر میں سی کروں گا۔ تو ممکن ہے میرا بدن ہل جائے۔ اور اوٹ نہ رہے۔ یہ تو مردوں کے واقعات ہیں۔ عورتوں کے واقعات بھی عجیب حیرت انگیز ہیں جنگ احد میں جب لوگ واپس آ رہے تھے۔ ایک عورت آگے بڑھی۔ اور لوگوں سے پوچھا کہ رسول کریم ؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے جواب دیا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ پھر پوچھا۔ کہ رسول ؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا کہ تیرا بھائی مارا گیا۔ پھر پوچھا کہ رسول ؐ کا کیا حال۔ کسی نے کہا کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس نے غصہ سے پوچھا کہ میں تو رسول اللہ کا حال پوچھتی ہوں۔ اسی شخص نے کہا کہ الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ عورت نے زور سے الحمد للہ کہا اور کہا کہ میں تو آپ کی ہی خیریت چاہتی تھی مجھے اس کا غم نہیں ہے۔ کہ میرے عزیز رشتہ دار مارے گئے ٭

جب تک اس طرح کا اخلاص نہ ہو۔ جنت نہیں ملتی اور ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی جنت ہے اور آخرت میں بھی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مجلس میں بیٹھے

جیب سے رومال نکالا۔ اور تھوک صاف کرنے کے بعد بولے بخ بخ ابوہریرہ۔ کسی نے پوچھا کیا بات ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک وقت تھا کہ جسم ڈھانپنے کے لئے کپڑا بھی میرے پاس نہ تھا۔ آج میں اس رومال میں تھوک رہا ہوں۔ جو ایران کے بادشاہ کے سامنے دربار کے موقعہ پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت فاقے سے گذرا کرتے تھے۔ بعض وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بیہوش ہو جاتا۔ اور لوگ مرگی کا دورہ سمجھتے۔ ایک دفعہ میں بھوک کی وجہ سے بہت بیتاب تھا۔ مگر کسی سے سوال نہ کرتا تھا حضرت ابوبکرؓ گذرے۔ تو میں نے ایک آیت پوچھی جس سے میرا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ مطلب سمجھ جائیں۔ اپنے گھر لے جائیں اور کھانا کھلائیں مگر وہ نہ سمجھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا۔ اور میری بھوک کی حالت کو معلوم کر لیا۔ آپ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا آیا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے دیدینگے۔ مگر آپ نے حکم دیا کہ پہلے دوسرے حاضرین کو پلاؤ۔ میں نے انکو دیدیا۔ سب نے پیا۔ مگر پیالہ ختم نہ ہوا۔ پھر میری باری آئی۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ ایسا شیریں اور لذید تھا۔ کہ اس کی تراوت میرے ناخون تک پہنچ گئی پس جب ان لوگوں نے اپنے جان و مال کو اس طرح سپرد کیا۔ تبھی انعاموں کے وارث ہوئے حضرت ابوبکرؓ کے متعلق ذکر ہے۔ کہ ان کا لڑکا ایک جنگ کے بعد ان سے ملا۔ اس جنگ میں وہ کفار کی طرف سے لڑا تھا۔ اس نے کہا کہ ایک موقعہ ایسا تھا کہ میں آپ کو قتل کر سکتا تھا۔ مگر پدرانہ تعلق نے میرے ہاتھ کو روک دیا حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ اگر تو میرے سامنے اس طرح آجاتا۔ تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ الغرض جب تک رشتہ دار جان اور مال کو اس طرح دین کے بارہ میں قربان نہ کیا جائے۔ تب تک اجر نہیں مل سکتا۔ یہ بیعت جو میرے ہاتھ پر اسوقت کی گئی ہے۔ وہ میری بیعت نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود کی ہے۔ پھر مسیح موعود کی بھی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور غور کیا جائے۔ تو آنحضرت کی بھی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے۔ یہی بیعت قیامت تک چلیگی۔ سو اسکو اسی رنگ میں نبھاؤ۔ جس طرح صحابہؓ نے نبھایا تھا جب انھوں نے قربانیاں کیں۔ تو انعام پائے۔ انھوں نے دنیاوی آرام کے مقابلہ پر ہمیشگی کی زندگی کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ مشکلات کے وقت بیعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی موقع ہوتے ہیں۔ جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے وقتوں میں ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بیعت کے بعد ان کی جان اپنی نہیں رہتی۔ یہ خدا کا برتن ہے۔ چاہے توڑ دے چاہے رکھے۔ پس دلیری اور جرأت سے کام لیکر مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور خدمت دین میں کمربستہ رہنا چاہیئے۔ بیعت کے مفہوم کو اس طرح سمجھے۔ کہ اس جان کے بدلہ میں دنیا کا کچھ نہ مانگے اس کی جان۔ مال اور اولاد سب خدا کے ہیں۔ اور اس کے حکموں کے ماتحت انکو صرف کرنا ہے اور دین کے تمام حکموں پر عمل کرنا ہے۔ جب تک کل احکام کو ماتحت اشاعت دین نہ کرے۔ ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا ؏

نوشتہ خاکسار حشمت اللہ۔ از ناسنور

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا

معزز ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک حوالہ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کیا۔ کہ آپ نے لکھا ہے۔ جب حضرت نبی کریمؐ آمنہ میں تھے۔ تو فرشتے نے کہا۔ اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ میں نے چار پانچ بار اس کا حوالہ پوچھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب خاموش رہے۔ اور اپنی غلطی کا اقرار نہ کیا۔ غلطی ہو جانا تو معمولی بات ہے۔ مگر غلطی کا اقرار نہ کرنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ دین کے معاملہ میں افترا کیا جاتا ہے۔ اب ایک اور بات سنئے۔ میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک رسالہ ردّ اہل تکفیر قبلہ پڑھ رہا تھا۔ اور مجھے اس بات پر بجا فخر ہے۔ کہ میں ہر ایک کتاب مولوی محمد علی صاحب کی اول سے آخر تک حرف بحرف بڑے غور سے پڑھتا ہوں۔ اور الحمد للہ کہ خالی الذہن ہو کر محض حق طلبی کے لئے پڑھتا ہوں آپ (مولویصاحب) صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں:۔

"حضرت مولوی صاحب مرحوم (حضرت خلیفۃ المسیح اول مراد ہیں۔ ناقل) نے اپنی وفات سے چار پانچ ماہ پیشتر اپنی بھتیجی کا جنازہ جو احمدی نہ تھی پڑھا اور آپ کے پیچھے خود میاں صاحب نے بھی پڑھا"

اول تو میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ کیا جو عورت بیعت کرتی تھی۔ اس کی اطلاع آپ کو باقاعدہ دی جاتی تھی۔ جو آپ کہتے ہیں۔ وہ احمدی نہ تھی۔ کیا ثبوت ہے آپکے پاس اس کے احمدی نہ ہونے کا۔ اگر میں اس کی ہمجنس عورتوں کی شہادت پیش کر دوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی مصدق تھی۔ تو پھر کیا جواب دیجئے گا ؏

دوم یہ محض کذب ہے۔ بہتان ہے۔ افترا ہے۔ کہ میرے آقا۔ میرے سردار۔ میرے مقتدا و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد ایدہ اللہ الاحد نے حضرت مولوی صاحب کی اقتدا میں اس عورت کا جو بقول آپکے غیر احمدی تھی۔ جنازہ پڑھا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اگر اس معاملہ میں سچے ہیں۔ تو وہ ثبوت پیش کریں۔ اپنی چشم دید گواہی حلفیہ دیں۔ اگر کسی دوسرے نے بیان کیا۔ تو کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا حلفیہ بیان شائع کریں۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ حلفیہ کہتا ہوں کہ یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح نے اس عورت کا جنازہ نہیں پڑھا۔ پس مولوی صاحب یا ثبوت دیں یا اپنی اس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور پیغام صلح میں اس کی تردید شائع کریں۔ ورنہ ایک دنیا اس بات کی گواہ ہو جائیگی۔ کہ مذہبی معاملات میں آپکا قدم تقوی پر نہیں۔ اور آپ اپنے حریف کے مقابلہ میں ہر طرح سے کذب و بہتان زور و افترا سے کام لینے میں دریغ نہیں کرتے۔ جو ایک احمدی و بعض نام نہاد احمدیوں کی سرداری کے مدعی انسان کے لئے قابل شرم بلکہ لائق نفرین ہے۔ راقم آپکا دیرینہ نیاز اکمل قادیان ؏

ہندوستان کی خبریں

فسادات مالابار

موپلوں کے فسادات سازش کا نتیجہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مالابار کی بغاوت پہلے سے سوچی ہوئی ایک زبردست تدبیر کا نتیجہ ہے۔ موپلا اپنی خاص وردیاں پہنے ہوئے خندقوں میں بیٹھکر لڑائی کر رہے ہیں۔ اور ایک نمونے کی تلوار اور بندوق استعمال کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ زمانہ حال کی جنگی کارروائیوں کے مطابق جنگ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بم کے استعمال سے بھی چوکتے نہیں۔

موپلوں کے نقصانات پوکوٹر کی لڑائی میں چھ سو موپلوں کا نقصان ہوا۔ باغیوں نے خلافت کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔

خندقوں میں جنگ فوج کا ایک رسالہ کیوٹر گیا۔ اور وہاں پہنچکر ایک وادی میں اپنا خیمہ نصب کیا۔ موپلے خیمہ پر ٹوٹ پڑے اور دائیں بائیں جانب انہوں نے فیر کرنا شروع کر دیئے اس کے بعد اور موپلے یکا یک ایک خندق سے نکل پڑے اور چند سوجوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد ایک عام غارتگری شروع کر دی گئی۔ مشین گنوں نے باغیوں کو خوفزدہ کرنے میں بڑا حصہ لیا۔ فوج نے باغیوں کو توپ اور بم کا نشانہ بنایا۔ اور آخر وہ اپنے آپ کو مجبور پا کر وہاں سے ہٹ گئے۔ پہلی لڑائی میں چھ سو موپلا مارے گئے۔

پرا پرنگدی پر باغیوں کا قبضہ باغی پرا پرنگدی پر بڑی تعداد میں پھر مجتمع ہو گئے ہیں۔ انھوں نے تار کاٹ ڈالا۔ برٹش فوج کا ایک دستہ پرا پرنگدی کو بھیجا گیا۔ موپلا بھک سے اڑ جانے والے ایک قسم کا مہلک گیند استعمال کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تیرورنگدی میں مسجد کے ارد گرد خندقوں میں پانچ ہزار سے زائد موپلا مقیم ہیں۔

باغیوں کو بھوکا مارنے کی تدبیر فوجی کارروائیوں میں کسی عبادت گاہ سے تعرض نہیں کیا گیا۔ تیرورانگدی کی مسجد کو سلاخدار تاروں سے بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ باغی بھوک سے تنگ آ کر اطاعت قبول کر لیں۔

موپلا عورتیں باغیوں کی امداد پر کالی کٹ ۳۰ر اگست ایک شخص جسے شیرور کے تھانہ میں محصور کر لیا گیا تھا۔ وہ ماڈریٹ ایڈ وکیٹ کو لکھتا ہے کہ موپلا عورتیں اور بچے پبلک دفاتر اور ریکارڈ کے جلانے میں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ موپلا گھر پھر کر روپیہ جمع کر رہے ہیں۔

کالی کٹ کے لیڈروں کو انتباہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی ہندو مسلمان لیڈروں کا ایک جلسہ طلب کیا جس نے مالابار کی موجودہ حالت اور مارشل لا کی حیثیت سے ان کو آگاہ کیا۔ اور کہا کہ مارشل لا آرڈنینس کی رو سے بدامنیوں کو روکنے میں حکام کو کافی اختیارات ہیں۔ اگر کالیکٹ نے اس آرڈنینس سے کوئی مخالفت کی۔ تو [illegible] کی طرح یہاں بھی اس آرڈنینس کو [illegible] گیا۔ مجسٹریٹ نے لیڈروں سے درخواست کی کہ وہ عوام کو اپنے قابو میں لائیں۔ لیڈروں نے اس کا وعدہ کیا۔

جاسوس کی گرفتاری کالی کٹ میں ایک موپلا جاسوس گرفتار کر لیا گیا جس کے پاس خلافت کے متعدد اشتعال انگیز کاغذات موجود تھے۔

بغیر اجازت کوئی شخص کالی کٹ نہیں چھوڑ سکتا شنبہ کو اعلان کیا گیا کہ کوئی شخص بلا حصول پاسپورٹ کالی کٹ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ جسکو افسر کمانڈنگ مالابار رقبہ جاری کرتے ہیں۔

کنٹوپروٹی کو لوٹ لیا گیا سب ڈویژنل مجسٹریٹ بالی گھاٹ رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ر اگست کو باغیوں نے تھانہ ڈاکخانہ اور کچہری کو لوٹ لیا۔ تمام ریکارڈ اور یونیفارم کو ضائع و برباد کر دیا۔

موپلاؤں کی زیادتیاں بیان کیا جاتا ہے کہ موپلا ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنا رہے ہیں۔ اگر کوئی ہندو اسلام کو قبول کرنے سے انکار کرے تو اسکو مار ڈالنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ مسلح موپلاؤں کا ایک دستہ ایک ۷۵ سالہ دولتمند ناجر کے مکان پر گیا۔ اور اسکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ ڈر کے مارے وہ مسلمان ہو گیا۔ نائی کو بلا کر اس کی حجامت کرائی گئی۔ اور اسکا ختنہ کیا گیا۔

۳۵ موپلے عدالت میں کالی کٹ ۳ر ستمبر ۳۵ موپلوں کا پہلا گروہ آج تیرورنگادی والی لڑائی کے سلسلہ میں بمقام کنوز عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ پولیس نے تمام ملزموں کو شناخت کر لیا۔ مقدمہ کی سماعت جاری ہے۔

۸۲ اور موپلوں کی گرفتاری کالی کٹ ۳ر ستمبر کل ناتور اور نواحی مقامات ۸۲ موپلے گرفتار کئے گئے۔ پونانی میں کم از کم ۴۵ ڈاکوں کی رپورٹیں آئی ہیں جو گذشتہ دو روز کے عرصہ میں ڈالے گئے۔

ڈاک اور تار کا خاص انتظام کالی کٹ ۳ر ستمبر علاقہ فساد میں [illegible] ہوتے ہی خاص ڈاک و تار گھر کھولنے کی منظوری دی گئی۔

پنڈت رام بھجدت سے پابندی تقریر دور کر دی گئی پنڈت رام بھجدت کی زبان بندی ۲۸ر فروری کو عمل میں آئی تھی۔ بندے ماترم کا بیان ہے کہ اب ڈپٹی کمشنر لاہور کے حکم [illegible] زبان کھول دی گئی ہے۔

خلاف ورزی قانون کی تیاری دہلی۔ ۳ر ستمبر مولوی احمد سعید سکرٹری جمعیت العلماء دہلی نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ضبط شدہ فتوے تقسیم کرنا چاہیں وہ ۱۵ر ستمبر سے پہلے ان کو اپنا نام اور پتہ لکھکر بھیجدیں۔

مزدوروں کا ولایتی مال اٹھانے سے انکار تین ہزار اوڑیا مزدور جو بڑا بازار کلکتہ میں کام کرتے ہیں انھوں نے غیر ملکی کپڑا نہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

سرحد میں دو گاؤں جلا دیئے گئے نتھیاگلی۔ ۳ر ستمبر ایک اعلان مظہر ہے کہ سرحد کے باہر دو دیہات ٹنڈ اور حلالی کے خلاف تعزیری کارروائی کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان دیہات کے لوگوں نے تین غیر مسلح سپاہیوں کو قتل کر ڈالا تھا۔ یہ حادثہ ملا محمود اخوان زادہ کے ایما سے علی شیر زئی اور ستاتوال نامی نے کیا تھا۔

ان افسر نے گاؤں میں پیغام بھیجا کہ اس گاؤں کا نصف حصہ جلادیا جائیگا۔ عورتوں۔ بچوں اور قابل انتقال اشیاء لیجانے کے لیئے ایک گھنٹہ کی مہلت دی جائیگی۔ چند آدمیوں کو بطور یرغمال بھی رکھ لیا گیا تاکہ گاؤں والے کچھ دھوکا نہ کرنے پائیں۔ گاؤں کے چار آدمیوں کے سوا اور کسی نے کچھ مزاحمت نہ کی۔ ان چار آدمیوں نے فوج پر گولیاں چلائیں۔ ان میں سے دو کو مع بندوقوں کے گرفتار کر لیا گیا۔ نصف گاؤں کو پوری طرح سے جلا دیا گیا۔ اور ایک مقام کو اڑا دیا گیا۔

مارچ ۱۹۲۲ء تک گیہوں کی برآمد بند رہیگی شملہ ۲۔ستمبر گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ گیہوں آٹے اور میدے کی برآمد کی جو ممانعت اب ہے۔ وہ کم از کم مارچ ۱۹۲۲ء تک پوری سختی کے ساتھ جاری رہیگی۔

تمام جابرانہ قوانین منسوخ کیئے جائیں جابرانہ قوانین پر غور کرنے کے لیئے گورنمنٹ نے جو کمیٹی مقرر کی ہوئی تھی۔ بدھ کے روز اس کے ممبروں نے رپورٹ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اتفاق رائے سے انہوں نے سفارش کی ہے کہ چند معمولی تحفظات کے ساتھ تمام جابرانہ قوانین منسوخ کیئے جائیں۔

سرٹامس ہالینڈ کا استعفےٰ منظور ہوگیا وائسرائے کو وزیر ہند کیطرف سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ بادشاہ سلامت نے وزیر ہند کے مشورہ کے مطابق سرٹامس ہالینڈ کا استعفاء منظور کر لیا ہے۔

شہزادہ ویلز سیلون کا بھی دورہ کرینگے کولمبو۔ یکم ستمبر گورنر نے آج شام کو لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا کہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شہزادہ ویلز ہندوستان کا دورہ ختم کر کے سیلون تشریف لیجائینگے۔

رسول کریم کی جعلی تصویر پر ناراضگی امیر کی خبر ہے۔ کہ اس علاقے کے مسلمانوں میں اس کے متعلق بہت سنسنی پھیل گئی ہے۔ ایک پبلک جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ یہ جلسہ کانگرس کمیٹیوں اور خلافت کمیٹیوں اور ملک کی دوسری انجمنوں سے درخواست کرتا ہے۔ کہ جہاں کہیں وہ اس قسم کی تصویریں دیکھیں تباہ کر دیں۔ اور چھاپنے والے معافی نامہ شائع کریں ایڈیٹروں سے التجا کی جاتی ہے۔ کہ تصویر کو آئندہ شائع ہونے سے روکیں +

حضور وائسرائے کی پہلی تقریر کونسل میں

موجودہ مشکلات کے حل کیلئے دور اندیشی کی ضرورت ۲۔ستمبر ۱۱ بجے قبل دوپہر دونوں ایوان حکومت کے سامنے لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند نے ایک نہایت ضروری تقریر کی۔ گرہ کونسل مع تمام گیلریوں کے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے آپ نے جماعت واضع قوانین کو اس دانشمندی پر جو کہ اس نے گذشتہ اجلاس میں ظاہر کی ہے مبارک بادی اور کہا کہ حالات موجودہ میں جبکہ گورنمنٹ اور جماعت واضع قانون دونوں نہایت سخت مشکلات سے رو در رو ہیں جن کے حل کرنے کے لیئے پولیٹیکل فیصلہ کی بڑی طاقت اور دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

شہزادہ ویلز کی آمد کی غرض شہزادہ موصوف کی آمد کے [illegible] میں فرمایا کہ شہزادہ یہاں بادشاہ کے بیٹے کی حیثیت سے آرہا ہے تاکہ یہاں کے باشندوں اور والیان ریاست سے ذاتی طور پر ملاقات کرے بجائے [illegible] کہ تا قائم مقام کی حیثیت ... سے کسی ایک پارٹی کی طاقت بڑھانے کیلیئے۔

سرٹامس ہالینڈ کا استعفےٰ اسکی منظوری کے ذکر میں فرمایا۔ چونکہ ان کی رکاوٹ ملکی سے انصاف کی بنیاد ہل گئی اسلیئے یہ استعفےٰ لابدی تھا۔

افغانستان سے گفتگو کے متعلق سلسلہ کہا کہ اس گفت و شنید کے بارے میں جو کہ غیر متوقع طور پر طوالت پکڑتی جارہی ہے۔ ابھی تک کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ جلد پیچیدگیوں اور خلاف توقع مشکلات کے باوجود بھی افغانستان کے ساتھ جلد ایک دوستانہ اور مستحکم صلحنامہ ہو جائیگا۔

صلحنامہ ٹرکی کے متعلق یہ امید دلا کر کہ اس بارے میں گورنمنٹ کی کوششیں برابر جاری رہینگی۔ یہ امید ظاہر کی کہ اس صلحنامہ پر جلد نظر ثانی کی جائیگی اور اسکی ترمیم بہت کچھ ہندوستانی اور ترکی مسلمانوں کے حسب منشاء ہو جائیگی۔ اور یہ بھی کہا کہ بعض مسلمانوں کے حد سے بڑھے ہوئے خیالات اس بارے میں کوئی قابل اطمینان سمجھوتہ کرنے میں گورنمنٹ ہند کو کچھ تقویت یا مدد نہیں دیتے۔

فسادات موپلا کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ان فسادات کو تمام ملک کی حالت کی ایک علامت قرار دینا سخت غلطی اور غیر دانشمندی ہوگا۔ کیونکہ علاقہ مالابار ہمیشہ ہی سخت فسادات کے طوفان کا مرکز رہا ہے۔ اگر میں وہاں مارشل لاء کی نہایت ہی سخت ضرورت محسوس نہ کرتا تو ہرگز اس کی اجازت نہ دیتا۔ ہجوم کو بھڑکا کر اور فتنہ و فساد کیلیئے کرہ ہوائی پیدا کر کے اس بغاوت کی زمین بہت ہوشیاری سے تیار کی گئی تھی۔ مگر اب فوجی اور بحری امداد کی بدولت موقعہ قابو میں آگیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی سول حکومت قائم کر دی جائیگی۔ جب لوگوں کے دلوں میں قائم شدہ حکومت کی مخالفت کا اصول پھونکا جا رہا ہو۔ تو فتنہ و فساد کے سوا اور کن نتائج کی توقع کی جاسکتی [illegible]۔ اس تحریک کے لیڈر کیطرف سے جن کی صداقت میں مجھے ذرہ بھر بھی شبہ نہیں پر امن رہنے کی بار بار تاکید کے باوجود اس کی کچھ پرواہ نہیں کیجاتی۔ مگر گورنمنٹ جماعت واضع قوانین اور قانون پسند شہریوں کی امداد سے امن اور انتظام قائم رکھنے کیلیئے حتی الوسع کوشش جاری رکھیگی۔

جبر و تشدد آمیز قوانین مختلف کمیٹیوں اور پریس ایکٹ اور تشدد آمیز قوانین پر غور کرنے والی کمیٹیوں کا خاص طور پر تذکرہ کر کے یہ امید ظاہر کی کہ غالباً ان کی تحقیقات کا یہ انجام ہوگا کہ وہ تمام قوانین جو کہ لوگوں کی آزادیوں پر رکاوٹ سمجھے جاتے ہیں منسوخ کر دیئے جائینگے۔

مارشل لا کے قیدی ان کے متعلق فرمایا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں ان ۸۷ قیدیوں کے متعلق کوئی اعلان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں ابھی ان کے کاغذات پر غور کر رہا ہوں۔

گرانی غلہ کے متعلق فرمایا کہ گورنمنٹ اس بارے میں اپنے فرائض سے پوری طرح آگاہ ہے اور جانتی ہے کہ پولیٹیکل حالات پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔

نسلی اختلافات یورپینوں اور ہندوستانیوں کے درمیان نسلی اختلافات کے متعلق کہا کہ گورنمنٹ اس بارے میں جلد ہی دینی تجاویز آپ کے سامنے پیش کرنے والی ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بعرفہ پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)